قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

ماہنامہ مجلّہ

المحمدیہ

حاصل پور

جلد نمبر 1

نگران اعلیٰ
محترم جناب
حافظ رضاء اللہ رؤف
(گوجرانوالہ)

سرپرست
عبدالطیف
(بہاولپور)

شمارہ نمبر 10
ربیع الثانی 1435ھ
فروری 2015ء

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود یزدانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
حافظ ادریس ضیاء حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون

ماہانہ
20.....روپے
سالانہ
240.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا

ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

سرکولیشن منیجر

دبیر الرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

نوٹ:
مجلّہ المحمدیہ اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔

خصوصی نمائندہ حاصل پور

محمد عمر اجاسل پوری
0321-7592205
0306-8917086

ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

آئینہ مضامین

درس قرآن	نبی ﷺ کا قرب پانے والے خوش نصیب	مجیب الرحمٰن سیاف	3
درس حدیث	نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے فوائد	محمد عظیم حاصل پوری	5
فقہ وفتاویٰ	اَحکام مسائل	الشیخ عبداللطیف	8
روشنی	علم اپنے فضائل کی روشنی میں	زبیر مرجالوی	11
غیر اسلامی تہوار	ویلنٹائن ڈے	محمد عظیم حاصل پوری	18
اصلاح ادب	بسم اللہ یا 786	ابن بشیر الحسینوی	25
اصلاح نفس	لالچ بُری بلا ہے!	حماد الدین	29
آداب	چھینک کا جواب دو	حافظ زبیر الرحمٰن	31
تراشے	سنہری SMS	میاں شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 — گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 — گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 — گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 — رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 — وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 — ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 — چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 — میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 — وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 — ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 — فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابواسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03369752963 — میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 03007851291 0302-6256749

العلماء والمحدثین

ازقلم.....محمد ارشد کمال

وفات حافظ عبدالمنان وزیرآبادی

آپ کا نام عبدالمنان بن ملک شرف الدین بن نور خان اور لقب ''استاد پنجاب'' ہے ۔پنجاب کو آپ نے شاگردوں سے بھر دیا تھا۔۱۲۶۷ھ کو قصبہ کرولی تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم میں پیدا ہوئے ۔بچپن میں آپ کو دو بڑی آزمائشوں سے گزرنا پڑا،ایک آنکھوں کی بینائی کا ختم ہونا اور دوسرا والد محترم کا سایہ اٹھ جانا،لیکن اس کے باوجود اپ نے علم ہی کو اپنا شغل بنایا۔حفظ قرآن کے بعد حصول تعلیم کے لیے متحدہ ہندوستان کے مختلف شہروں کا سفر کیا۔آپ کے اساتذہ میں سید نذیر حسین دہلوی،عبدالحق بنارسی اور محمد مظہر نانوتوی شامل ہیں۔حصولِ علم کے بعد وزیرآباد کو اپنا مسکن بنایا اور ساری زندگی یہیں درس وتدریس میں بسر کی۔کہا جاتا ہے کہ آپ نے اپنی زندگی میں ۵۰ سے زائد مرتبہ کتبِ ستہ کا درس دیا۔آپ کے تلامذۃ کی فہرست طویل ہے۔شیر پنجاب مولانا ثناءاللہ امرتسری ،محمد ابراہیم میر سیالکوٹی ،ابوالقاسم سیف بنارسی ،حافظ محمد گوندلوی اور مولانا اسماعیل سلفی جیسی نامور شخصیات آپ کے فیض یافتگان میں سے ہیں۔آپ کو لغت اور نحو پر کامل دسترس تھی۔قرآن وحدیث کے متن ازبر تھے۔آپ کو موتی بازار وزیرآباد پرانی سرائے کے متصل ایک وسیع جامعہ مسجد منانیہ اہلحدیث بنا کر دی گئی جس میں آپ نے ایک مدرسہ جاری کیا۔جس کا نام مدرسہ دارالحدیث تجویز ہوا۔جب آپ نے یہاں درس حدیث شروع کیا تو آپ کا چرچا ملک بھر میں ہونے لگا اور پنجاب اور ہند کے علاوہ بلخ، بخارا،نجد، یمن، دمشق اور شام سے لوگ آپ کو فن حدیث کا ایک کامل اور مسلم استاد جان کر آتے اور علم حدیث حاصل کر کے واپس جاتے۔آپ نے ۱۶ رمضان ۱۳۳۴ھ بمطابق ۱۵ جولائی ۱۹۱۶ء کو منگل کے دن بعد نماز عصر وزیرآباد میں وفات پائی آپ کو قبرستان پرانی چونگی سیالکوٹ روڈ میں سپرد خاک کیا گیا۔(بحوالہ:استاد پنجاب۔ص/۱۱۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

نبی علیہ السلام کا قرب پانے والے خوش نصیب

مجیب الرحمٰن سیاف (گوجرانوالہ)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللّٰهِ وَكَفَى بِاللّٰهِ عَلِيمًا﴾(النساء :٦٩۔٧٠)

''اور جولوگ اللہ اوراس کے رسول کی اطاعت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے بڑا فضل کیا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور نیک لوگ اوران لوگوں کی رفاقت بہت ہی خوب ہے یہ اللہ کی طرف سے فضل ہے اور اللہ کافی ہے جاننے والا''

کچھ ایسے خوش نصیب ہوں گے جنہیں اللہ تبارک وتعالیٰ انبیاء، صلحاء، شہداء کے ساتھ کھڑا کریں گے اوران میں سے بھی وہ کس قدر خوش بخت ہوں گے جنہیں امام کائنات، امام اعظم رحمت عالم محمد رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نصیب ہوگا۔ آیئے ان اعمال کا ذکر کرتے ہیں جن کی وجہ سے ہمیں سید البشر شافع محشر اور خاتم النبین کا ساتھ نصیب ہوسکتا ہے۔

١.....آپ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت بھی اسی چیز کی وصیت فرمائی تھی۔ فرمایا:

«وَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِي الْمُتَّقُونَ مَنْ كَانُوا وَحَيْثُ كَانُوا».

''بلاشبہ متقی لوگ مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوں گے وہ کوئی بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔''

صحيح ابن حبان (٦٤٧) مسند أحمد (٢٢٠٥٢)، الصحيحة(٢٤٩٧)

٢.....حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن أقربكم منى منزلا يوم القيامة ، أحاسنكم أخلاقا فى الدنيا))

''بلاشبہ تم سب سے زیادہ میرے قریب قیامت وہ ہوں گے جن کے دنیا میں اخلاق اچھے ہوں گے۔'' الصحيحة(٧٩٢)

٣.....حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَوْلَى النَّاسِ بِىْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَىَّ صَلَاةً))

''روز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دورد پڑھنے والا ہے'' الترمذى ، الصلاة(٤٨٤)وصحيح ترغيب(١٦٦٨)

٤.....حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتَّى تَبْلُغَا ، جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَا وَهُوَ وَضَمَّ أَصَابِعَهُ))

مسلم ، البر والصلة والآداب ، باب فضل الإحسان إلى البنات (٢٦٣١)

''جس نے دولڑکیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہوگئیں میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح ہوں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیوں کو ملا کر بتایا۔''

٥.....حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَمَنْ أَحْسَنَ إِلَى يَتِيمَةٍ أَوْ يَتِيمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ فِى الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ))

''جوکسی یتیم بچے یا بچی سے اچھا سلوک کرے تو وہ اور میں جنت میں ان دوانگلیوں کی طرح ہوں گے۔اور آپ نے دوانگلیوں کو ملایا'' مسند احمد(٢٢٢٨٤)

٦.....حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ ، وَالصِّدِّيقِينَ ، وَالشُّهَدَاءِ))

''سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء،صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا۔''

صحيح الترغيب والترهيب(١٧٨٢)صحيح

درس حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نبی ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کے فوائد

محمد عظیم حاصل پوری

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

((مَامِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَادَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ فَلْيُقِلَّ الْعَبْدُ مِنْ ذَالِكَ اَوْلِيُكْثِرْ))

''کوئی بھی بندہ جب تک مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے تب تک فرشتے اس پر درود بھیجتے (رحمت کی دعاء کرتے رہتے) ہیں تو آدمی اس کو زیادہ کرلے یا کم کرلے۔''

صحیح الجامع الصغیر (٦٥٢٠)، مسند احمد (١٥٦٨٠)

لفظ ''درود'' جسے عربی میں ((الصلاۃ)) کہتے ہیں اس کی نسبت اگر اللہ کی طرف کی جائے تو اس کا معنیٰ اللہ کی طرف سے رحمت اور فرشتوں کے سامنے اپنے حبیب کی ثناء بیان کرنا ہے۔ اگر اس کی نسبت فرشتوں اور انسانوں کی طرف کی جائے تو اس کے معنی برکت ورحمت اور بلندی درجات کے لیے دعا کے ہیں۔ درود بھیجنا اللہ کا حکم ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس (نبی ﷺ) پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام بہت بھیجنا''۔ (الاحزاب:٥٦)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف آئے تو ہم نے کہا سلام تو ہم جانتے ہیں کہ آپ پر کیسے بھیجیں لیکن ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ

مَجِيدٌ)) بخاری، الأنبياء، (۳۳۷۰۔) ومسلم (٤٠٦)

''اے اللہ! صلوۃ بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے صلوۃ بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے.....اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

نبی کریم ﷺ پر درود پڑھنے کے چند دنیاوی اور اخروی فوائد وثمرات مندرجہ ذیل ہیں۔

درود بھیجنے والے رحمت الٰہی کے مستحق.....حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جب تم موذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے'' پھر تم مجھ پر درود بھیجو بے شک وہ شخص جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اس پر اللہ اس کے بدلے میں دس رحمتیں کرتا ہے'' مسلم، الصلاة، باب استحباب القول مثل قول المؤذن لمن سمعه. الخ

دعائیں قبول ہوتیں ہیں.....حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اس نے نماز پڑھی پھر یہ دعا کرنے لگا: ((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ)) ''اے اللہ مجھے معاف فرمادے اور میرے اوپر رحم فرما'' تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اے نمازی تو نے جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھے پھر دعا کے لیے بیٹھے تو تو اللہ کی حمد وثناء اس کے شایان شان بیان کر پھر اس سے دعا کر''۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول ہوگی''

ترمذی، ابواب الدعوات (٣٤٧٦)

درود بھیجنے سے آپ ﷺ کی شفاعت حاصل ہوگی.....حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے مجھ پر دس بار صبح اور دس بار شام درود بھیجا اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی'' صحيح الجامع الصغير (٦٣٥٧)

غم ختم اور گناہ معاف ہوتے ہیں.....حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ عرض کیا اے اللہ کے نبی ﷺ! (میں نے جب سے درود پاک کی فضیلت سنی ہے تو) میرا جی چاہتا ہے کہ میں آپ ﷺ پر

زیادہ سے زیادہ درود پڑھوں۔ پس آپ فرمائیں کہ میں کتنا وقت لگاؤں..؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جتنا تیری مرضی..... میں نے عرض کیا: اپنے وقت کا چوتھا حصہ آپ ﷺ پر درود پڑھوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری مرضی ہے، اگر زیادہ وقت لگائے تو تیرے لیے بہتر ہے..... میں نے عرض کیا: پھر میں آدھا وقت لگاؤں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: تیری مرضی اگر زیادہ کرے تو بہتر ہے، میں نے عرض کیا: اب تو میں سارا وقت آپ پر درود شریف پڑھتا رہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تب تو تیرے دکھ اور غم دور کر دیئے جائیں گے اور تیرے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ترمذی، صفة القيامة، باب فی الترغيب فی ذكر الله وذكر الموت . . . .(٢٤٥٧)

درود نہ پڑھنے کے نقصانات

درود بھیجے بغیر دعا قبول نہیں ہوتی.....حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''ہر دعا معلق رہتی (قبولیت کو نہیں پہنچتی) ہے جب تک نبی ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔''

صحيح الجامع (٤٥٢٣)

مجلس میں نبی ﷺ پر درود نہ بھیجنے والے ندامت وحسرت ساتھ لیے.....حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نہ ہی اپنے نبی ﷺ پر درود بھیجتی ہے تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن ندامت وحسرت کا سبب بن جائے گی۔ چاہے تو اللہ انہیں عذاب دے دے چاہے تو انہیں معاف کر دے۔''

ترمذی، الدعوات، باب فی القوم يجلسون ولا يذكرون الله

درود نہ بھیجنے والا بخیل ہے.....حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ شخص بخیل ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔''

ترمذی، الدعوات، باب قول رسول الله ﷺ رغم انف رجل

درود نہ بھیجنے والا جنت کا راستہ بھول بیٹھتا ہے.....حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جاتا ہے وہ جنت کا راستہ بھول جاتا ہے۔''

ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة . . . . . الخ حسن صحيح

س.....عورتوں کے لیے چہرے کا پردہ فرض، سنت یا مستحب ہے۔؟ تفصیلی دلائل سے واضح کریں۔؟

الجواب بعون الوهاب

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ علمائے امت میں چہرہ کے وجوب و مستحب ہونے میں اختلاف موجود ہے مگر صحیح اور راجح قول کے مطابق جس شخص سے زندگی کے کسی موڑ پر شادی ممکن ہو اس سے آزاد عورت کے لیے چہرے کا پردہ واجب ہے۔ دلائل درج ذیل ہیں۔

دلیل نمبر ا: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاء الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِن جَلَابِيبِهِنَّ ذَلِكَ أَدْنَى أَن يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُوراً رَّحِيماً﴾ (احزاب:۵۹)

''اے پیغمبر (ﷺ)! اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (منہ) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں یہ اَمر ان کیلئے موجبِ شناخت (وامتیاز) ہوگا تو کوئی اُن کو ایذا نہ دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔''

اس آیت میں عورتوں کو ہر طرح کی جسمانی ذہنی ایذاء سے بچنے کے لیے پردے کی تاکید فرمائی گئی ہے اور عورتوں کو لوگوں کے سامنے کھلے منہ پھرنے سے روکتے ہوئے اپنی چادروں کو اپنے سر سے لٹکا کر چہرہ کو ڈھانپنے کا حکم دیا جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

(امر الله نساء المومنين ، اذا خرجن من بيوتهن فى حاجة ان يغطين وجوههن من فوق رؤوسهن بالجلابيب ويبدين عينا

واحدة) ۔ (الطبری ، تحت الآیة ۔۱۹/ ۱۵٤٦)

''اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی عورتوں کو حکم دیا کہ جب وہ کسی ضرورت کے لیے گھر سے باہر نکلیں تو اپنے چہرے کو اپنے سروں کے اوپر چادر کے ساتھ ڈھانپ لیں اور ایک آنکھ (دیکھنے کے لیے) کھلی رکھیں۔''

ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

جب ﴿یدنین علیھن من جلابیبھن﴾ کی آیت نازل ہوئی تو (خرج نساء الانصار کأن علی رؤوسھن العربان من الأکسیة)

''تو انصار کی عورتیں اس طرح نکلیں جیسے ان کے سروں پر (سیاہ) چادروں کی وجہ سے کوے ہوں۔'' (ابو داود ، اللباس :٤١٠١)

مزید اس آیت میں پردے کا حکم دینے کے بعد فائدہ بتایا کہ پردہ کرنے کی وجہ سے ان کی پہچان ہو جائے کہ شریف و باحیا عورت آ رہی ہے اس کو چھیڑنے کی جرأت نہیں کی جاسکتی اور اس کے خلاف بُری سوچیں بھی جنم نہیں لیتیں اور کسی کا اس کی طرف مائل ہونا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔

ابتداء اسلام مین مسلم خواتین بھی زیب وزینت کے ساتھ بے حجاب گھر سے باہر نکلا کرتی تھیں ازواج مطہرات کا بھی یہی حال تھا۔ غیر مردوں کے گھروں میں داخلے پر کوئی پابندی نہیں تھی یہ صورتحال سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر گراں گزری تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ:

﴿یا رسول اللہ !یدخل علیك البرّ والفاجر فلو امرت أمّھات المؤمنین بالحجاب فأنزل اللہ آیة الحجاب﴾

''اے اللہ کے رسول ! آپ کے گھر نیک اور فاسق ہر طرح کے لوگ آتے رہتے ہیں کاش ! کہ آپ امہات المومنین کو پردے کا حکم دیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے آیت حجاب (پردے کا حکم) فرمادی۔'' (صحیح بخاری ، التفسیر (٤٧٩٠)

دلیل نمبر۲: اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا

يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِن زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ﴾

''اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور سسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگھار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے اور مومنو! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ'' (نور:۳۱)

عورتوں کو نگاہ جھکانے اور شرم گاہ کی حفاظت کے لیے حکم دی کہ وہ اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔

زینت کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ قدرتی فطری یا پیدائشی زینت اور حسن و جمال مثلاً: چہرہ، چھاتی، بازو اور دوسرے تمام وہ اعضاء جو باعثِ جنسی قسم ہیں۔

۲۔ مصنوعی جیسے سرمہ، کاجل، لپ اسٹک، پف پاؤڈر، بالیاں، ناک کا ہیرا، گلے کا ہار وغیرہ۔

(جاری ہے.....)

روشنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

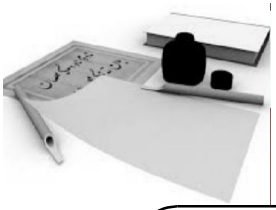

علم اپنے فضائل کی روشنی میں

تحریر..... زبیر بن خالد مرجالوی (گوجرانوالہ)

علم اجالا ہے اور جہالت اندھیرا ہے۔علم شعور کا آفتاب ہے اور جہالت لاشعوری اور لاابالی کا گھٹاٹوپ اندھیرا ہے۔علم ترقی اور معراج کی کوہان ہے اور جہالت تنزلی وپستی کی اتھاہ گہرائی کا نام ہے۔

علم کی تعریف:

لغت میں 'علم' 'جہالت' کی ضد ہے اور اس سے مراد کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت پر مکمل طور پر پالینا ہے۔اور اصطلاح میں علم سے مراد وہ ''شرعی علم'' ہے جو اللہ تعالیٰ نے روشن دلائل اور واضح ہدایت کی صورت میں اپنے پیارے پیغمبر ﷺ پر نازل فرمایا۔لہٰذا وہ علم جو قابل ستائش وتعریف ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کی جانب سے نازل کردہ ''وحی'' کا علم ہے۔

علم کے فضائل کے بارے میں چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

① اللہ تعالیٰ اہل علم کو دنیا وآخرت میں بلند کرے گا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَرْفَعِ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ [سورة المجادلة:١١]

''اللہ تم میں سے اہل ایمان کو اور ان لوگوں کو جن کو علم سے نوازا گیا، درجات میں بلند فرماتا ہے''۔

آخرت میں اللہ تعالیٰ اہل علم کو ان کی کے اعمال کے حساب سے درجات میں بلند کرے گا اور دنیا اور اہل دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو عزت ومقام میں بڑھادے گا۔

② اہل علم اور بے علم لوگ کبھی بھی برابر نہیں ہوسکتے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ [سورة الزمر:٩]

''کہہ دیجئے! کیا برابر ہو سکتے ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ جو نہیں جانتے؟''۔

یہ استفہام انکاری ہے جو نفی کا معنی دیتا ہے۔اس آیت میں لوگوں کو علم کی اہمیت کا احساس دلایا جارہا ہے کہ علم والے اور بے علم لوگ کبھی بھی برابر نہیں ہو سکتے۔

③ اہل علم اللہ رب العزت سے ڈرتے ہیں:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ [سورة فاطر:٢٨]

''یقیناً اللہ سے اس کے بندوں میں سے صرف علم والے ہی ڈرتے ہیں''۔

اصحابِ علم کے امتیازات میں ایک بہت خوبصورت امتیاز اللہ رب العزت سے ڈرنا بھی شامل ہے جو اہل علم پر اللہ کی خاص عنایت ہے۔

④ اہل علم کے لئے نبی مکرم ﷺ کی دعا:

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو میری بات سن کر اسے ہمیشہ کے لئے یاد رکھے اور اسے ادا کرے (یعنی دوسرے لوگوں تک پہنچائے ایسے) جیسے سنا ہے''۔

سنن الترمذی، العلم، باب ما جاء فی الحث علی التبلیغ السماع (٢٦٥٨)

⑤ علم انبیاء علیہم السلام کی وراثت ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''علماء انبیائے کرام کے وارث ہیں، نبیوں نے وراثت میں درھم و دینار نہیں چھوڑے، انہوں نے تو علم کا ترکہ چھوڑا ہے، جس نے اسے حاصل کیا، اس نے (نبیوں کی وراثت میں سے) وافر حصہ پالیا''۔

سنن الترمذی، العلم، باب ماجاء فی فضل الفقة علی العبادة(٢٦٨٢)، قال الشیخ الألبانی:صحیح۔

اے طالب علم! تو اس وقت پندرھویں صدی ہجری میں ہے، لیکن اگر تیرا شمار اہل علم میں ہے تو جان لے کہ تو نبی مکرم ﷺ کا وارث ہے۔ بصورت دیگر اپنے اعمال میں کچھ خود ہی غور وفکر کر لے۔

⑥ کسی عالم کے ذریعے اگر کسی آدمی کو ہدایت مل جائے تو یہ اس کے لئے سرخ اونٹوں سے بھی بہتر ہے:

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''اللہ کی قسم! تیرے ذریعے سے کسی ایک آدمی کو اللہ تعالیٰ کا ہدایت دینا، تیرے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے''۔

صحیح البخاری، لمغازی، باب غزوة خیبر (۲۴۱۰) وفی صحیح مسلم، فضائل الصحابة، باب فضل علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ (۲۴۰۶)۔

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ انسان کی طبیعت اور فطرت میں لالچ رکھی گئی ہے، چونکہ بلادِ عرب میں سرخ اونٹ بہت قیمتی سمجھے جاتے تھے جو خال خال لوگ ہی استعمال کر پاتے تھے تو ترغیباً رسول اللہ ﷺ نے سرخ اونٹوں کا تذکرہ کیا ہے۔

⑦ اہل علم درجے میں مجاہد جیسا ہے:

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص میری مسجد میں آئے، اور اس کا ارادہ صرف کوئی اچھی بات سیکھنا یا سکھانا ہو (کوئی دینوی غرض نہ ہو) تو اس کا درجہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کا سا ہے''۔

سنن ابن ماجه، افتتاح الکتاب فی الإیمان وفضائل الصحابة والعلم، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم (۲۲۷)، قال الشیخ الألبانی: صحیح۔

⑧ اہل علم کو مرنے کے بعد بھی ثواب ملتا رہتا ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''جب انسان مر جاتا ہے تو اس کے عمل کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے، مگر تین چیزوں کا اجر اسے

ملتا رہتا ہے، ایک صدقہ جاریہ، یا وہ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، یا نیک اولاد جو اس کے لئے دعائے خیر کرتی رہے''۔

صحيح مسلم، الهبات، باب ما يلحق الإنسان من الثواب بعد وفاته (١٦٣١)۔

عالم کو دنیا میں رہتے ہوئے تو ثواب ملے گا ہی، مرنے کے بعد بھی اس کے اعمال میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ علم جس سے فائدہ اٹھایا جائے، کا مطلب ہے، دوسروں کو علم سکھانا، یا تالیف وتصنیفات کے ذریعے علم پھیلانا۔ جب تک اس کا سلسلہ تلمذ قائم اور کتابیں محفوظ رہیں گی اور لوگ ان سے برابر فائدہ اٹھاتے رہیں گے تو ان کا اجر وثواب بھی مصنفِ کتاب یا استاذ کو ملتا رہے گا۔

⑨ اہل علم کے لئے چیونٹیاں رحمت کی دعائیں کرتی ہیں:

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''عابد پر عالم کی فضیلت ایسے ہی ہے جیسے میری فضیلت تمہارے ادنیٰ آدمی پر ہے'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''بے شک اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے اور آسمان وزمین کی (ساری) مخلوق، حتیٰ کہ چیونٹی اپنی بل میں اور مچھلی (پانی میں)، لوگوں کو بھلائی سکھانے پر (اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعائیں کرتی ہیں''۔

سنن الترمذی، العلم، باب ماجاء فی فضل الفقة علی العبادة(٢٦٨٥)، قال الشيخ الألبانی: صحيح۔

اگر لفظِ ''صلوٰۃ'' کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہو تو معنی ہوتے ہیں رحمت بھیجنا، فرشتوں کی طرف ہو تو معنی ہیں مغفرت کی دعا کرنا اور دوسری مخلوق، انسان وحیوان کی طرف ہو تو معنی ہیں دعا و التجا کرنا۔ گویا معلمِ خیر پر اللہ تعالیٰ رحمت بھیجتا ہے، فرشتے اس کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور دوسری مخلوق اس کے حق میں خیر کی دعائیں کرتی ہیں۔

⑩ اہل علم کی مجالس کو رحمت اور فرشتے ڈھانپ لیتے ہیں:

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''نہیں جمع ہوتی کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب کو پڑھیں اور اس

کے آپس میں معانی بیان کریں مگران کے اوپر تسکین اترتی ہے اور رحمت انہیں ڈھانپ لیتی ہے اوران کو فرشتے گھیرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے نزدیک ہیں''۔

صحیح مسلم، الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر (٢٦٩٩)۔

جس مجلس میں قرآن وحدیث کی باتیں ہورہی ہوں، تعلیم وتعلّم کا سلسلہ جاری ہوتو اللہ تعالیٰ کو یہ مجلس اتنی پسند آتی ہے کہ اللہ اپنے مقرب فرشتوں کو ڈیوٹی سونپ دیتا ہے کہ جاؤ فلاں جگہ میرے بندے میرا ذکر کررہیں، ان کو ڈھانپ لیا جائے، حکم کی تعمیل کرتے ہوئے فرشتے علماء کی مجلس کو ڈھانپ لیتے ہیں۔

⑪ اہل علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بھلائی کا ارادہ ہے:

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے، اس کو دین میں سمجھ عطا فرمادیتا ہے''۔

صحیح البخاری، العلم، باب من یرد الله به خیرا یفقهه فی الدین (٧١)۔

ویسے تو اللہ تعالیٰ سب ہی کے ساتھ بھلائی کرتا ہے مگر بطور خاص اللہ تعالیٰ اہل علم کے ساتھ بھلائی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بھلائی سے مراد قرآن وحدیث کا فہم، دین کے احکام ومسائل کا علم اور حلال وحرام کی تمیز ہے۔

⑫ جب تک علماء حیات ہیں تو اسلام ہے:

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ بندوں کے سینوں سے علم کو نہیں کھینچے گا، لیکن علماء کی موت سے علم قبض فرمائے گا، یہاں تک کہ جب کسی عالم کو باقی نہیں رکھے گا تو لوگ جاہل لوگوں کو سردار بنالیں گے، پس وہ مسئلہ پوچھے جائیں گے تو بے علمی سے فتویٰ دیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے''۔

صحیح البخاری، العلم، باب کیف یقبض العلم (١٠٠)۔

گویا جب تک علماء اس دنیائے کائنات میں موجود ہیں تو اہل دنیا میں اسلام رہے گا اور جب علمائے

کرام فوت کر لیے جائیں گے تو لوگ بے وقوفوں کو اپنے مفتی بنالیں گے تو وہ خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ پوری دنیا میں فساد برپا ہو جائے گا۔

⑬ انسان علم کی وجہ سے حق پر گواہی دینے والوں میں شمار ہوگا:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ [سورة آل عمران:١٨]

''اللہ تعالیٰ نے گواہی دی کہ بے شک اللہ کے سواء کوئی عبادت کے لائق نہیں اور فرشتوں نے اور علم والوں نے بھی، اس حال میں کہ وہ انصاف پر قائم ہے، اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، سب پر غالب، کمال حکمت والا ہے''۔

یہاں ہرگز اللہ تعالیٰ نے مال والوں کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ علم والوں کا ذکر کیا ہے کہ اہل علم بھی انصاف کے ساتھ اللہ کی واحدانیت کی گواہی دیں گے۔

اے طالب علم! تیرے شرف وکمال کے لئے یہی کافی ہے کہ تیرا شمار ان ہستیوں میں ہوتا ہے جو فرشتوں کی رفاقت میں اللہ تعالیٰ کی یکتائی کی گواہی دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

⑭ اہل علم کا شمار اہل ایمان میں ہے:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

''اے وہ جو ایمان لائے ہو! اللہ کو حکم مانو اور اس کے رسول کا حکم مانو اور ان لوگوں کا بھی جو تم میں حکم دینے والے ہیں''۔ [سورة النساء:٥٩]

اس آیت کریمہ میں بعض کے نزدیک ''اولی الامر'' سے مراد امراء اور حکمران ہیں اور بعض کے نزدیک فقہاء اور علماء ہیں۔

گویا ایمان والوں کو اللہ تعالیٰ حکم دے رہا ہے اگر میری اطاعت بھی کرنی ہے، میرے رسول کی بھی کرنی

ہے اور علم والے لوگوں کی بھی کرنی ہے۔

⑮ اہل علم پر اللہ تعالیٰ نے حسد (رشک) کرنے کی اجازت دی ہے:

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''رشک کے قابل صرف دو آدمی ہیں۔ایک وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا، پھر اسے حق کی راہ میں خرچ کرنے کی توفیق بھی دی اور دوسرا وہ آدمی، جس کو اللہ نے دانائی سے نوازا، پس وہ اس کے ساتھ (لوگوں کے معاملات کے درمیان) فیصلے کرتا اور دوسروں کو بھی سکھاتا ہے۔''۔

صحیح البخاری، العلم، باب الاغتباط فی العلم والحکمة (۷۳)۔

ویسے دین اسلام میں حسد کی اجازت نہیں ہے مگر اہل علم کی ایسی شان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس پر رشک کرنے کی اجازت دی ہے۔

⑯ حصول علم جنت کا راستہ ہے:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو شخص علم (دین) کی تلاش کے لئے کسی راستے پر چلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کا راستہ آسان فرما دیتا ہے''۔

صحیح مسلم، الذکر والدعاء والتوبة والاستغفار، باب فضل الاجتماع علی تلاوة القرآن وعلی الذکر (۲۶۹۹)۔

جہاں جنت میں جانے کے اور بہت سے راستے ہیں، علم بھی ان میں سے ایک ہے۔جو شخص علم کے راستے پہ چل نکلے پھر اسے حلال وحرام، جائز ناجائز اور بہت سے احکام کا پتہ چل جاتا ہے اور جب ان پر عمل پیرا ہوگا تو جنت ہی ایسے شخص کا مسکن ہے۔

.....

وہ علم کے موتی، کتابیں اپنے آباء کی
دیکھیں جو یورپ میں تو دل ہوتا ہے سیپارہ

غیر اسلامی تہوار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ویلنٹائن ڈے

تحریر..... محمد عظیم حاصل پوری

آج پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مغرب کی اندھی تقلید رواج پا رہی ہے ہر وہ کام جسے اہل مغرب اپنے مذہبی تہوار، موسمی تہوار یا کسی اور تہوار کے نام سے مناتے ہیں سادہ لوح مسلمان ان کی دیکھا دیکھی لاشعوری طور پر اسے پسند کرنا اور اسے منانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہود اور نصاریٰ کی تاریخ دیکھی جائے تو یہود اللہ کے غضب اور غصے کے مستحق بنے اور نصاریٰ گمراہ قرار پائے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں فرما دیا ہے۔

یہ دونوں گروہ کسی بھی صورت میں مسلمانوں سے راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مسلمان اپنا دین حق چھوڑ کر ان کے دین باطل کو قبول کر لیں۔ ان کی اس انتہا پسندی اور اسلام دشمنی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس انداز میں فرمایا ہے۔

﴿وَ لَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَ لَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى﴾. (البقرۃ: ۱۲۰)

''اور تجھ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تو ان کی ملت کی پیروی کرے، کہہ دیجیے اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔''

ویلنٹائن ڈے اور اس کی حقیقت

۱۴ فروری کو منایا جانے والے ویلنٹائن ڈے کو محبوبوں کا خاص دن یا اسے عاشقوں کا تہوار کہا جاتا ہے۔

اس کا تاریخی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ پادری ویلنٹائن تیسری صدی کے اواخر میں روحانی بادشاہ، کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا کسی نافرمانی کی بدولت بادشاہ نے پادری

کو جیل بھیج دیا۔ جیلر کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہوگیا۔ وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لیے آتی تھی جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ پادری نے آخری لمحات میں بھی اپنی محبت کا اظہار اس انداز سے کیا کہ اپنی معشوقہ کے نام ایک کارڈ ارسال کیا جس پر یہ عبارت تحریر کی:

''مخلص ویلنٹائن کی طرف سے''

پھر اس کو ۱۴ فروری ۲۷۰ء کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد یورپ کی بہت سی بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا۔

(ویلنٹائن ڈے حقیقت اور اس کا شرعی حکم ص ۲ از عطاء الرحمن ضیاء اللہ)

اس طرح کی کئی داستانیں مختلف انداز میں بیان کی جاتی ہیں تقریباً سب میں مرکزی کردار ویلنٹائن ہی ہے۔ جسے شہید محبت کہا جاتا تھا۔

ویلنٹائن ڈے پاکستان میں

پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کا تصور نوے کی دہائی کے آخر میں ریڈیو اور ٹی وی کی خصوصی نشریات کی وجہ سے مقبول ہوا۔ شہروں میں بلکہ اب قصبوں تک میں بھی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے پھولوں کی فروخت میں اور قیمت میں کئی سو گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک طوفان بدتمیزی بپا ہوتا ہے۔ شریف الطبع افراد کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ سر عام چور رستوں پر اوباش نوجوان اپنی محبت کا اظہار (بلکہ اگر اسے بے حیائی کہا جائے تو زیادہ قرین قیاس ہے) نوجوان لڑکیوں کو پھول پیش کر کے کرتے ہیں یا پھر سرخ رنگ غبارے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ بات تو تاریخی حوالے سے ثابت شدہ ہے کہ یہ عید محبت عیسائیوں کی طرف سے ہمارے اندر آئی ہے جو اسے ایک شہید محبت کے تہوار کے نام سے مناتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشین گوئی اور ویلنٹائن ڈے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَتَتَّبِعُنَّ سَنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، حَتَّى لَوْ سَلَكُوا جُحْرَ ضَبٍّ لَسَلَكْتُمُوهُ».

''تم ضرور اپنے سے پہلوں کے طریقے پر بالشت بالشت اور ہاتھ باہاتھ چلو گے حتی کہ اگر وہ کسی سانڈے کی بل میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہو گے۔''

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا یہود ونصاری (کے نقش قدم پر) آپ نے فرمایا: پھر اور کون ہے۔''

بخاری، أحاديث الأنبياء، باب ما ذكر عن بنى اسرائيل: ٣٤٥٦۔

ایسے لوگ جو اسلامی تعلیمات واقدار چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپناتے ہیں ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

«مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ»

''جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

أبوداود، اللباس، باب فى لبس الشهرة: ٤٠٣١، حسن صحيح

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ حدیث کفار کے اقوال وافعال، لباس، تہوار، عبادات اور ان کے علاوہ دیگر امور میں مشابہت اختیار کرنے پر وعید اور سخت ممانعت پر دلالت کرتی ہے جو شریعت نے ہمارے لیے مشروع وجائز قرار نہیں دیے ہیں۔''

ویلنٹائن ڈے اور شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی

ا۔ نظر بازی

اللہ تعالیٰ نے نظر بازی جو کہ زنا کی راہ ہموار کرتی ہے اس سے باز رہنے کا اور نبی ﷺ نے بھی اس سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى

لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ ، وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ﴾ .

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں اور مومنہ عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔''

یوم محبت کے موقع نظر بازی بھی ہوتی ہے اور زینت کا اظہار بھی بلکہ یہ روشن خیالی بے حیائی کی آخری حدود کو بھی چھوتی جا رہی ہے کہ اس موقع پر زنا جیسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب بھی ہونے لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی اس انداز میں تربیت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

«يا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَإِنَّ لَكَ الأُولَى وَلَيْسَتْ لَكَ الآخِرَةُ »

''نظر کے پیچھے نظر نہ لگاؤ (یعنی دوبارہ نہ دیکھ) تیرے لیے پہلے (معاف) ہے دوسری نہیں۔''

أبو داود، النكاح، باب ما يؤمر به من غض البصر: ٢١٤٩، حسن

حج کے موقع پر حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو فضل رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور وہ انھیں دیکھنے لگ گئی۔ نبی ﷺ نے فضل کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا۔ بخاری: ١٨٥٥ ، مسلم: ١٣٣٤

٢۔ غیر محرم کے ساتھ خلوت

یوم محبت یا عید محبت کے موقع پر لڑکے اور لڑکیاں خلوت اختیار کرتے ہیں ریسٹورنٹ وغیرہ

کے کمروں کی ایڈوانس بکنگ کرتے ہیں تاکہ اپنی محبت کا اظہار کرسکیں۔ ان کے خفیہ مناظر کو کیمرے کی آنکھ محفوظ کر لیتی ہے جوان کے لیے ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا تھا:

«لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ»

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگر ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

الترمذی، الرضاع، باب ما جاء فی کراهية الدخول علی المغيبات: ١١٧١، صحيح

اگر حج جیسا پاکیزہ سفر بھی ہو تو تب بھی کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت اور سفر جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور نہ کوئی عورت سفر کرے مگر اس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔ ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں فلاں فلاں غزوہ میں حاضر تھا اور میری بیوی حج کے لیے چلی گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ».

''جا اپنی بیوی کے ساتھ حج کر۔'' بخاری: ٣٠٠٦، مسلم: ١٣٤١

۳۔ محبت کی شادی

کچھ لوگ اپنی محبت کی تکمیل گھر سے بھاگ کر کورٹ میرج سے کرتے ہیں جو کہ دونوں خاندانوں کے لیے ذلت ورسوائی اور پریشانیوں کا سبب بنتی ہے۔ والدین کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں یہ سب مغربی تہذیب کی اندھی تقلید اور سیکولر سوچ کا نتیجہ ہے جبکہ اسلام ہمیشہ سے والدین اور خاندان کے احترام واکرام کا درس دیتا ہے۔ اس فعل مکروہ کے مرتکب افراد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَيُّمَا امْرَأَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ».

''جوعورت اپنی ولیوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تین بار فرمایا۔''

أبوداود، النكاح، باب فی الولی: ۲۰۸۳، صحیح، الترمذی: ۱۱۰۲

۴۔ بے حیائی اور فحاشی کا فروغ

یوم محبت اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑانے کا دن ہوتا ہے جس میں ہر وقت اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے قدیم کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جبکہ اسلام اور اسلامی تعلیمات ہی بے حیائی وفحاشی کے سامنے بند کا کام کرتی ہیں ایسے لوگ جو فحاشی وعریانی کو فروغ دینا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے بارے میں بڑے واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾.

''بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''(النور: ۱۹)

اسلامی تہوار

روشن خیالی سے متاثر بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ تفریح ہونی چاہیے اور جذبات کی قدر ہونی چاہیے۔ اسلام نہ تفریح سے منع کرتا ہے اور نہ ہی جذبات کو کچلنے کا حکم دیتا ہے بلکہ اس کے لیے اسلام خود مواقع فراہم کرتا ہے جہاں تک جذبات کی بات ہے تو ان کی تسکین کے لیے نکاح کے جائز طریقے کو اپنانے پر زور دیتا ہے۔ رہی بات تفریح کی ایسی تفریح جو ذکر اللہ سے غافل کر دے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں

مدینہ میں لوگ دو تہوار منایا کرتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

«وَقَدْ أَبْدَلَكُمُ اللَّهُ بِهِمَا خَيْرًا مِنْهُمَا يَوْمَ الْفِطْرِ وَيَوْمَ الأَضْحَى» .

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں دنوں کے بدلے تمھیں بہتر دن دیے ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔'' النسائی ، صلاۃ العیدین: ١٥٥٦ ، صحیح

زمانہ جاہلیت میں عربوں میں جو تہوار ہوتے تھے ان میں خود شرکت کی اور نہ ہی اپنے متبعین کو ان میں جانے اور منانے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم واذن سے الگ سے دو دن مسلمانوں کی تفریح کے لیے مقرر فرما دیے۔ اسلام خود ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کسی دوسرے مذہب اور دین کی تقلید کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو تحفظ امن اور عزت واحترام اسلام اپنے ماننے والوں کو دیتا ہے کوئی اور مذہب نہیں دیتا۔ اسلام ہی ہے جو انسانی تکریم کا حق ادا کرتا ہے اسی لیے ہر وہ عمل باطل ٹھہرتا ہے جو اسلام کے اصولوں کے منافی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

﴿اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗٓ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ طَوْعًا وَّ كَرْهًا وَّ اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ﴾ . (آل عمران: ٨٣)

''تو کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور ناخوشی سے اسی کا فرماں بردار ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''

اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے مزید یہ بات ارشاد فرمائی:

﴿وَ مَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَ هُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ﴾ . (آل عمران: ٨٥)

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

اصلاح ادب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا

786

تحریر.....ابن بشیر الحسینوی (قصور)

اللہ تعالی کا بے حد شکر ہے کہ اس نے مسلمانوں کو قرآن وحدیث جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے اسی کی پیروی میں دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔اسلام کس قدر مکمل ترین ہے کہ اس نے زندگی کے ہر ہر مسئلہ کو حل کیا ہے اس میں زیادتی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جو زیادتی کرتا ہے وہ دین میں اضافہ کا مرتکب ہوتا ہے جو کہ کبیرہ گناہ کے ساتھ ساتھ بدعت اور گمراہی بھی ہے۔ارشاد باری تعالی ہے (الیوم اکملت لکم دینکم) آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو رد'' جس نے ہمارے دین میں کوئی ایسا کام جو اس میں نہیں ہے وہ مردود ہے۔

شیطان کی کامیابی اس چیز میں ہے کہ امت مسلمہ کو کسی نہ کسی طرح قرآن وحدیث سے دور کر کے بدعات پر لگا دے،اے امت مسلمہ! قرآن وحدیث کو لازم پکڑیں اور اسی کو کافی سمجھیں اسی میں نجات ہے شیطانی ہتھکنڈوں سے ہوشیار رہیں۔یہ بات رہے کہ:

جو دین اسلام کو ناقص سمجھتا ہے اور بدعات کو عام کرتا ہے وہ سخت ترین گمراہ شخص ہے اور راہ راست سے بھٹکا ہوا ہے۔

قرآن مجید کی ایک مقدس آیت کریمہ (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) کے متعلق ایک بدعت عام ہے جس پر امت مسلمہ کو تنبیہ کرنے کی غرض سے یہ رسالہ لکھا جا رہا ہے اللہ تعالی امت مسلمہ قرآن وحدیث کو لازم پکڑنے اور بدعات وخرافات کو چھوڑنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

عوام میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھنے کی بجائے ۷۸۶ کو لکھا جا رہا ہے! جو کہ بہت بڑی غلطی ہے بلکہ

قرآن مجید کی واضح گستاخی ہے۔

بسم اللہ اور ۷۸۶ کا ایک تقابل:

بسم اللہ اللہ تعالی کا کلام ہے اور ۷۸۶ عام گنتی ہے۔

بسم اللہ لکھنے کا حکم اللہ تعالی اور رسول اللہ نے دیا ہے اور ۷۸۶ لکھنے کا حکم کسی جاہل آدمی نے دیا ہے۔

بسم اللہ پڑھنے سے ایک سو نوے نیکیاں ملتی ہیں اور ۷۸۶ پڑھنے سے کچھ بھی نہیں بلکہ اس انسان کا ایمان خطرے میں ہے جو اللہ تعالی کے قرآن کو چھوڑ کر اس کو لکھتا ہے۔

بسم اللہ کو دیکھ کر قرآن مجید سے محبت ہوتی ہے کہ یہ میرے رب کا کلام ہے اور ۷۸۶ کو دیکھ کر کچھ بھی نہیں بلکہ مومن کو غصہ آتا ہے۔

بسم اللہ کو رائج کرنا فرض ہے اور ۷۸۶ کو رائج کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جس کی سزا جھنم ہے۔

بسم اللہ کے اندر اللہ رب العالمین کا ذاتی نام ''اللہ'' اور بڑی دو عظیم صفات ''الرحمٰن، الرحیم'' کا ذکر ہے اور ۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان '' ہری کرشنا'' اور ''روی شنکر'' کے نام کے ہندسوں کا مجموعہ ہے۔

بسم اللہ کا ترجمہ ''میں شروع کرتا ہوں اللہ تعالی کے نام کے ساتھ جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے'' اور ۷۸۶ کا ترجمہ ۷۸۶ ہے اور کچھ نہیں۔

۷۸۶ لکھنے والے سے چند سوالات:

۱: کیا آپ ۷۸۶ کو قرآن مجید میں بسم اللہ کی جگہ لکھ سکتے ہیں؟؟ اگر جرات ہے تو کریں دیکھیں آپ کا کیا حشر ہوتا ہے امت مسلمہ کے مفتی آپ پر کیا فتوی لگاتے ہیں؟

۲: ہر اچھا کام کرنے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا فرض ہے مثلا وضو سے پہلے، کھانا کھانے سے پہلے پانی پینے سے پہلے، گھر میں داخل ہوتے وقت، لباس پہنتے وقت، جانور ذبح کرتے وقت وغیرہ کیا آپ ان مقامات پر بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ پڑھنے کی جرات کریں گے؟؟

۳: نماز میں کوئی امام یا مقتدی بسم اللہ کی بجائے ۷۸۶ پڑھے کیا اس کی نماز ہو جائے گی؟؟ اور لوگ اس کو کیا معاف کریں گے؟؟

۴: بسم اللہ کی فضیلت قرآن وحدیث سے ثابت ہے اور ۷۸۶ کی فضیلت کہاں آتی ہے؟؟؟

۵: بسم اللہ لکھنے اور پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اترتی ہے اور کام میں برکت پڑتی ہے کیا ۷۸۶ سے بھی یہ حاصل ہوتا ہے؟؟ جو عقیدہ رکھے کہ ۷۸۶ سے بھی برکت حاصل ہوتی ہے وہ ایک گمراہ شخص ہے۔

۶: کتب حدیث میں ۷۸۶ کو کہیں ذکر نہیں ملتا اور کسی بھی صحابی، تابعی اور امام سے اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے کیا آپ اس کو ثابت کر سکتے ہیں؟

۷۸۶ کی اصل حقیقت!

۷۸۶ ہندوؤں کے بھگوان ''ہری کرشنا'' اور ''روی شنکر'' کے نام کے ہندسوں کا مجموعہ ہے۔ ہ:۵ ر:۲۰۰ ی:۱۰ ر:۲۰۰ ش:۳۰۰ ن:۵۰ ا:۱ ٹوٹل مجموعہ:۷۸۶

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ۷۸۶ کو عام کرنے کی سازش کسی ہندو کی ہے جو ہمارے اللہ تعالیٰ کے نام کو عام کرنے کی بجائے اپنے بھگوان کے نام کے ہندسوں کو عام کرنا چاہتا ہے افسوس کہ مسلمان بھی اسی کے پیچھے چل پڑے۔

اے امت مسلمہ! تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تم نے اپنے شعار قرآن وحدیث کو چھوڑ کر ہندو، یہود ونصاریٰ کے باطل نظریات کو اپنانا شروع کر دیا ہے ہم آپ کو قرآن وحدیث کی طرف دعوت دیتے ہیں جس میں عزت اور دونوں جہانوں کی کامیابی ہے۔

بسم اللہ کے فضائل:

بسم اللہ کے فضائل اس قدر زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ کرنے کے لئے ایک مستقل رسالہ درکار ہے اس موقع پر صرف چند ایک کا ذکر کرنا مناسب ہے تاکہ ۷۸۶ کو لکھنے والوں کو علم ہو کہ ہم کس قدر فضیلت والی آیات کریمہ کو چھوڑ کر گمراہی کو پسند کر رہے ہیں۔

۱: بسم اللہ قرآن مجید کی آیت ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے جس کے پڑھنے سے ایک سو نوے نیکیاں ملتی ہیں۔

۲: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کام کی ابتدا بسم اللہ سے نہ کی جائے وہ دم کٹا ہے یعنی اس سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔

۳: نبی کریم ﷺ ہر اچھے کام سے پہلے بسم اللہ پڑھا کرتے تھے۔

۴: خاتم الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ جب بھی کسی کو خط لکھتے تو شروع میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم لکھتے تھے۔

۵: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے وضو سے پہلے بسم اللہ نہ پڑھی اس کا وضو نہیں۔

کتاب وسُنّت کی روشنی میں وقت کی اہمیت پر ایک منفرد کتاب

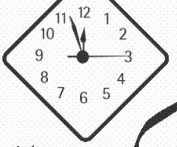

وقت کی قدر کیجئے

تالیف
علامہ یوسف القرضاوی

ترجمہ
مولانا عبدالحلیم فلاحی

تخریج وتصحیح: عبداللہ یوسف ذہبی

- عام فہم اور سادہ انداز میں عربی سے اردو قالب میں ڈھالا گیا ہے۔
- انسان کی سب سے قیمتی متاع ''وقت'' کو ضائع ہونے سے بچانے پر بیسیوں دلائل
- وقت کے بروقت استعمال سے حاصل ہونے والے فوائد کی چند مثالیں
- جو وقت کی قدر نہیں کرتے انھیں دنیا وآخرت میں پیش آنے والے خسارے کی تفصیل

مکتبہ اسلامیہ

لاہور: غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 042-37244973 - 37232369
فیصل آباد: بیسمنٹ سمٹ بینک بالمقابل شیل پٹرول پمپ کوتوالی روڈ، فیصل آباد 041-2631204 - 2641204

Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk

اصلاح نفس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لالچ بُری بلا ہے!

(حمادالدین، متعلم مسجد مکرم گوجرانوالہ)

حضرات! نبی کریم رؤوف رحیم ﷺ کی اس دنیا میں آمد سے تقریباً پانچ سو ستر (۵۷۰) سال قبل صنعاء (یمن) سے دو فرسخ کی مسافت پر ایک باغ تھا اور بقولِ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے یہ انگوروں کا باغ تھا، اس باغ کے مالک کا زندگی بھر یہ دستور رہا کہ جب بھی پھل کی فصل اُٹھاتا تو اُس کے تین حصے کرتا:

(۱) اپنے گھر کی ضروریات کے لیے

(۲) قریبی رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لیے

(۳) فقراء ومساکین کے لیے

آخر اس شخص کا وقتِ موعود آپہنچا اور یہ اس دار الفناء سے دار البقاء کی طرف چل پڑا اور اس کے انتقال کے بعد جب اس کے بیٹے اس کے وارث بنے جو بڑے ہی لالچی، بخیل اور انتہاء درجے کے کنجوس تھے، ان کو خیال آیا کہ ہمارا باپ تو ساری عمر اس باغ کی فصل کو اِدھر اُدھر تقسیم کر کے اپنی کمائی یوں ہی لوٹاتا رہا اور خود مفلس ہی رہا، اب ہم سے تو ایسا نہ ہوگا ہمارے تو اپنے اخراجات ہی بمشکل پورے ہوتے ہیں چنانچہ جب باغ کی فصل تیار ہوگئی اور پھل اُتارنے کا وقت قریب آپہنچا تو انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ صبح ہونے سے پہلے پہلے ہی راتوں رات پھل اُتار لیں تاکہ کسی فقیر، غریب اور مسکین کو دینا نہ پڑے اور سارا پھل ہمارے ہی کام آئے، چنانچہ ان کو اپنے اس برے ارادے پر اتنا یقین تھا کہ ''ان شاء اللہ'' بھی نہ کہا اور پھر اُتارنے کے لیے باغ کی طرف چل پڑے اور اُدھر سے اللہ رب العزت نے ان کی لالچ کی وجہ سے باغ پر سخت آندھی کا طوفان بھیج دیا جس کے اندر آگ تھی اور تھوڑی ہی دیر میں سارے کا سارا باغ جل کر راکھ کا ڈھیر بن گیا اور جس وقت یہ وہاں پہنچے تو باغ کی اس حالت کو دیکھ کر کہنے لگے ((إِنَّا لَضَالُّوْنَ)) یقیناً ہم تو راستہ بھول گئے ہیں، یوں لگتا ہے کہ

رات کے اندھیرے کی وجہ سے ہم کسی غلط جگہ پہنچ گئے ہیں لیکن جب تھوڑی دیر بعد ان کے حواس درست ہوئے اور ان پر حقیقت واضح ہوئی تو اُس وقت ان کو پتہ چلا کہ یہی ہمارا باغ ہے جسکو ہماری لالچ کی وجہ سے جلا کر بھسم کر دیا گیا ہے اور ہم اس کے پھل سے محروم کر دیے گئے ہیں۔

قارئین کرام! تھوڑا سا غور کیجئے کہ ان کے نصیب میں باغ کے پھلوں سے منافع حاصل کرنا تو درکنار رہا بلکہ انہوں نے اس باغ کی کاشت کاری کے لیے جو مال خرچ کیا تھا ان کو اس اصل مال سے بھی محروم کر دیا گیا بالآخر وہ کفِّ افسوس ملتے رہے اور آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرتے رہے اور اس محرومی کا سبب صرف اور صرف لالچ تھی، یقیناً لالچ بری بلا ہے۔

(ملخص از تفسیر ابن کثیر وفتح القدیر وتیسیر القرآن)

[بقیه صفحه نمبر:۳۱]

نماز میں چھینک پر الحمدللہ تو کہی جاسکتی ہے لیکن جواب نہیں دیا جاسکتا کیونکہ جواب دینے سے خطاب لازم آتا ہے جو نماز میں درست نہیں بلکہ نماز تو تسبیح وتکبیر اور قرآن کی قرأت کا نام ہے"۔

مسلم، المساجد ومواضع الصلاة.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اپنے بھائی کو تین دفعہ "یَرْحَمُكَ اللّٰهُ" کہو (یعنی تین دفعہ چھینک کا جواب دو) اگر اس سے زیادہ ہو تو وہ زکام ہے"۔ ابوداؤد، الادب: (٥٠٣٤) حسن

جب چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھ لینا چاہیے یہی نبی ﷺ کی سنت ہے۔

ابوداؤد، الادب: (٥٠٢٩) حسن صحيح للالبانی.

غیر مسلم کی چھینک کے جواب میں بجائے

"یَرْحَمُكَ اللّٰهُ"

کہنے کے یہ الفاظ کہے جائیں

"یَهْدِیْكُمُ اللّٰهُ وَ یُصْلِحُ بَالَكُمْ"۔

ابوداؤد، الادب: (٥٠٣٨) صحيح

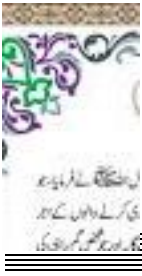

آداب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چھینک کا جواب دو

از.....حافظ زبیر الرحمٰن حاصل پوری

چھینک اللہ کی طرف سے اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے مسلمان کے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ چھینک پر الحمد للہ کہے اور اس کو سننے والا اس کا جواب دے، شریعت نے اس کے مختصر احکام بھی بیان فرمائے ہیں ملاحظہ ہوں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو چھینک آئے تو وہ «الحمد لله» کہے اور اس کا بھائی یا ساتھی اسے «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» کہے جب وہ «يَرْحَمُكَ اللّٰهُ» کہے تو یہ کہے «يَهْدِيكُمُ اللّٰهُ وَ يُصْلِحُ بَالَكُمْ» (اللہ تمہیں ہدایت دے اور تمہاری حالت درست کرے)۔

بخاری، الادب: (٦٢٢٣)

علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جو شخص چھینک کے بعد کہے: «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ عَلٰى كُلِّ حَالٍ مَا كَانَ» اسے کبھی ڈاڑھ اور کان کا درد نہیں ہوگا'' فتح الباری، الادب (١٠/ ٧٣٥)

نماز میں چھینک آئے تو «اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ» کے ساتھ یہ الفاظ کہے جائیں تو بہتر ہے جیسا کہ رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی مجھے چھینک آئی تو میں نے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ مُبَارَكٌ عَلَيْكَ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَ يَرْضٰى ''ہر قسم کی تعریف اللہ کے لئے ہے تعریف بہت زیادہ پاکیزہ جس میں برکت نازل کی گئی ہے جس طرح ہمارا رب پسند کرتا ہے اور راضی ہوتا ہے''۔

جب رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا نماز میں یہ الفاظ کس نے کہے ہیں تین دفعہ پوچھا میں نے عرض کیا میں نے کہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا ''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تیس سے زیادہ فرشتے اس کی طرف جلدی سے بڑھے کہ ان میں سے کون اسے لے کر اوپر چڑھے''۔ ابوداؤد، الصلاۃ: (٧٧٠) صحیح [بقیہ صفحہ نمبر: ٣٠]

بسم اللہ الرحمن الرحیم

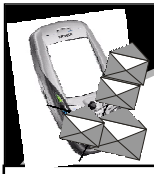

تراشے

سنہری SMS

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

اپنی اندھیری قبر کو خود ہی روشن کرنے کی تیاری کر اے انسان! آج زندہ لوگوں کو کوئی یاد نہیں کرتا تو کل مُردوں کو کون یاد کرے گا۔

۞.....۞.....۞

کوئی انسان کسی سے محبت کرے تو اس پر احسان کرتا ہے اور سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ آپ کسی کی اصلاح کریں اور اسے جہنم سے بچا کر جنت کا راستہ دیکھا دیں۔

۞.....۞.....۞

رشتوں کا نہ ہونا اتنا تکلیف دہ نہیں، جتنا رشتوں کے ہوتے ہوئے احساس کا مر جانا۔

۞.....۞.....۞

میں نے کچھ لوگ ایسے غریب بھی دیکھے ہیں، جن کے پاس پیسے کے سوا کچھ بھی نہیں۔

۞.....۞.....۞

ہر آدمی اپنا درخت الگ الگ اگانا چاہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ انسانیت کا باغ تیار نہیں ہوتا۔

۞.....۞.....۞

بنا دے مجھے بھی ان بندوں کی طرح اے پروردگار، جو سوتے ہیں تجھے یاد کر کے، جو اٹھتے ہیں تیرا نام لے کر۔ آمین

۞.....۞.....۞

جس شخص کی سانس نکل جائے وہ زندہ نہیں رہتا، لیکن جس انسان سے احساس نکل جائے وہ انسان ہی نہیں رہتا۔

۞.....۞.....۞

ہر بیوی اپنے شوہر کے لیے ملکہ نہیں ہوتی، لیکن ہر بیٹی اپنے باپ کے لیے شہزادی ضرور ہوتی ہے

۞.....۞.....۞

وقت اور سمجھ ایک ساتھ خوش قسمت لوگوں کو ملتے ہیں۔ کیونکہ اکثر وقت پر سمجھ نہیں ہوتی اور سمجھ آنے تک وقت نہیں رہتا۔

۞.....۞.....۞